فون نمبر ۴۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومِ پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۵ صلح ۱۳۴۷ھش ۲۴ شوال ۱۳۸۷ھ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب اللہ تعالیٰ سے انسان کا سچا تعلق ہو جائے تو وہ خطائیں بخش دیتا ہے

خدا تعالیٰ ایسے شخص کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتبا اور اصطفا فطرتی جوہر سے ہوتا ہے۔ ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ (انسان) کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کُل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگزر کرتا اور عفو فرماتا ہے۔ پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔

برکات اور فیوضِ الٰہی کے حصول کے واسطے دل کی صفائی کی بھی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دل صاف نہ ہو کچھ نہیں۔ چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ دل پر نظر ڈالے تو اس کے کسی حصہ یا گوشہ میں کوئی شعبہ نفاق کا نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو تو پھر الٰہی نظر کے ساتھ تجلیات آتی ہیں اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ایسا وفادار اور صادق ہونا چاہیئے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنا صدق دکھایا۔ جب انسان اس نمونہ پر قدم مارتا ہے تو وہ بابرکت آدمی ہو جاتا ہے پھر دنیا کی زندگی میں کوئی ذلت نہیں اٹھاتا اور نہ تنگیٔ رزق کی مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ بلکہ اس پر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کا خاتمہ بالخیر کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ جو خدا تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے۔ اسے نامراد نہیں رکھتا۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۶/۳۷۷)

اخبار احمدیہ

86

—• ربوہ ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ضروری اطلاع احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض حالات کی وجہ سے سفر سندھ کا پروگرام منسوخ فرما دیا ہے۔ ڈاک حسبِ سابق ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

—• مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ۲۷/۱/۶۸ کو بذریعہ ریل گاڑی بوقت ۳ بجے سہ پہر ربوہ سے لاہور اور پھر بیرونِ پاکستان روانہ ہوں گے۔ احباب اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنی دلی دعاؤں سے اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

—• ربوہ ۲۴ جنوری۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرم عبد السمیع صاحب آف کویت حال ربوہ کی اہلیہ محترمہ کا اینڈ کس کا اپریشن انشاء اللہ تعالیٰ کرنل محمود الحسن صاحب جمعہ کے روز C.M.H لاہور میں کریں گے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اپریشن میں کچھ الجھنوں کا احتمال ہے۔ لہٰذا خاکسار تمام بزرگان اور احبابِ جماعت کی خدمت میں خاص طور پر ان کے اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا کرتا ہے۔

—• خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ اللطیف کا نکاح عزیزم ملک محمد الطاف صاحب ابن ملک محمد یعقوب صاحب موحیدار میجر راولپنڈی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

عطاء الرحمٰن پروفیسر فرکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء

دُعا کی اہمیّت

(۲)

جنگ بدر میں فتح تو دعا ہی سے ہوئی تھی مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حتی الوسع دشمن کے مقابلہ کے لئے ظاہری اسباب میں بھی پورا پورا زور لگایا تھا۔ اور جو کچھ اس وقت ہو سکتا تھا۔ وہ سب کچھ کیا تھا۔ البتہ اسباب کے لحاظ سے مسلمان ضرور کمزور تھے مگر دعا کی وجہ سے ان کی یہ کمزوری طاقت میں بدل گئی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے صحابہؓ کے عزم و استقامت میں دعا کی وجہ سے مافوق الفطرت طاقتیں بھر دی تھیں اور ان کی استقلال اور ہمت کی وجہ سے اپنے فرشتوں سے ان کی مدد کی تھی اس لئے جہاں تک اسباب کا تعلق ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب سے آزادی کے خیالات اور تعلیم نے دلوں اور دماغوں میں جگہ لی ہے۔ اس وقت سے بہت بگاڑ پھیلا ہے۔ خیالات ایسے پراگندہ ہوئے ہیں کہ شریعت کو خود ترمیم کر لیا ہے۔ دنیا کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے شریعت نے ایک حد تک رعایت اسباب کی اجازت دی ہے مثلاً اگر ایک قطعہ زمین کا ہو اور اسے کاشت نہ کیا جاوے تو اس کی نسبت سوال ہوگا کہ کیوں کاشت نہ کی؟ مگر بہ ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور ان پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے۔ اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہیئے کہ شرک لازم نہ آوے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے۔ مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دل بیار اور دست باکار والی بات ہونی چاہیئے۔ لیکن حال میں دیکھا جاتا ہے کہ زبانوں پر تو سب کچھ ہے توکل بھی ہے۔ توحید بھی ہے۔ مگر دل میں مقصود بالذات صرف دنیا کو بنا رکھا ہے اور رات دن اسی خیال میں ہیں کہ مال بہت سا مل جاوے۔ عزت دنیا میں حاصل ہو۔ یہ لوگ یہ خیال نہیں کرتے کہ ہم زہر کھا رہے ہیں جس نے ہلاک کر دینا ہے۔

ہماری شریعت اور ہمارا دین دنیا میں کوشش کرنے سے نہیں روکتے۔ صرف اتنی بات ہے کہ دین کو مقدم رکھ کر اگر کوشش کرے تو تلاش اسباب جرم نہیں۔ ہاں ایسے طور پر جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے نہ ہو جیسے کہ رشوت اور ظلم وغیرہ سے روپیہ کمایا جاتا ہے۔ اگر خدا کی راہ میں صرف کرنے، اولاد پر خرچ کرنے اور صدقات وغیرہ کے لئے تلاش اسباب کی جائے تو حرج نہیں کیونکہ مال بھی تو ذریعہ قرب الٰہی ہوتا ہے مگر خدا کو بالکل چھوڑ دینا اور بالکل اسباب کا ہو رہنا یہ ایک حرام ہے اور جب تک کہ قبض روح نہ ہو جاوے اس کی خیر نہیں ہوتی۔ خدا سے ڈرنا اور تقوےٰ اختیار کرنا یہ بڑی نعمت ہے۔ جسے حاصل کرنا چاہیئے اور متکبر گردن کش نہ ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۹۹-۲۰۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی اہمیت پر ہی صرف زور نہیں دیا بلکہ آپ نے دعا کی حقیقت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ اور آپ کی تحریرات اور ملفوظات کا ایک بڑا حصہ اسی موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ دعا کے متعلق بنیادی چیز جو سمجھنے کے لائق ہے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اور بندہ کے درمیان جو تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

"دعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعا کرو میں قبول کروں گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخ اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۱۹)

اس سے واضح ہے کہ دعا اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے اللہ تعالےٰ ہر چیز کا صانع اور خالق ہے۔ بندے کو اس کے ساتھ یہی تعلق ہو سکتا ہے کہ بندہ اس سے مانگے اور وہ دے۔ اگر انسان ہر بات میں خود مکتفی ہو تو اس کو کسی سے مانگنے کی کوئی ضرورت درپیش نہیں آ سکتی۔ لیکن چونکہ انسان محدود القویٰ ہے۔ اس لئے اس کو دوسروں سے مانگنے کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ بغیر دوسروں کی مدد کے انسان زندگی میں ایک سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمانیت سے جو سامان انسان کے لئے مہیا کئے ہیں۔ ان میں سے اہم ترین ماں کا وجود ہے۔ جب انسان ماں کے بطن میں ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی ماں کے ذریعہ ہی پرورش پاتا ہے۔ اور مکمل صورت اختیار کرتا ہے۔ گویا عملاً ماں سے مانگتا ہے۔ جب پیدا ہوتا ہے تو دودھ کے لئے ماں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس طرح بھی وہ عملاً ماں سے مانگتا ہے۔ الغرض پیدائش سے لے کر موت تک انسان دوسروں سے مانگنے کا محتاج ہوتا ہے۔ ورنہ وہ ایک قدم بھی زندگی کے راستہ پر چل نہیں سکتا۔ اس طرح مانگنا انسان کا بنیادی عمل ہے۔ اللہ تعالےٰ سے تعلق بھی لئے پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ جو ضروریات وہ دوسروں سے پوری نہیں کر سکتا۔ براہِ راست خالق کائنات سے طلب کرتا ہے یہی عبادت ہے۔ یہاں تک کہ انسان عبادت بھی اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ سب سے پہلی دعا جو قرآن کریم نے سکھائی ہے۔ اس میں اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ یعنی

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اس طرح "دعا" ہی دراصل عبادت ہے۔ اگر بندے کو خدا سے کچھ مانگنا نہ ہوتا تو عبادت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ (باقی)

قطعات

تُو واقف ہے مرے شام و سحر سے
تُو واقف ہے مرے نفع و ضرر سے
جو بہتر ہے اُسی کا حکم فرما
کہ مَیں غافل ہوں اپنے خیر و شر سے

حرم والے پرستارِ حرم ہیں
صنم گر پتھروں کو پُوجتے ہیں!
نقابِ رُخ اُٹھا کر فاش کر دے
یہ ناداں دوسروں کو پُوجتے ہیں! (ماخوذ)

(سید احمد اعجاز)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

87

جماعتِ احمدیہ کے ذریعے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مؤرخہ ۱۳ جنوری ۶۸ء کے پہلے اجلاس میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

اسلام کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔"

اللہ تعالےٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا اور ہر نیا دن جو طلوع ہوتا ہے اس کی صداقت پر گواہی دیتا ہے۔ وہ بظاہر نحیف آواز جو قادیان جیسی گمنام بستی سے اٹھی تھی اب دنیا کے کونے کونے میں اس کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ اور وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا وہ ہر آن بڑھ رہا ہے اور اب ایک ایسا درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں مشرق و مغرب شمال اور جنوب میں پھیل رہی ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں احمدیہ مشن اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو قائم کرنے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرنے کے لئے مصروفِ عمل ہیں۔

جیسا کہ احبابِ جماعت کو معلوم ہے گزشتہ سالوں کی تقاریر میں غیر ممالک میں جماعت کے مشنوں کی تعداد۔ مساجد۔ مدارس۔ ڈسپنسریاں اشاعتِ لٹریچر اور دیگر امور کے متعلق کافی تفصیل سے عرض کیا جا چکا ہے۔ امسال صرف دو امور میں اپنی تقریر میں بیان کروں گا۔ اوّل یہ کہ جماعت کی مساعی کے نتیجہ میں مسیحی چرچوں یا تنظیموں کا کیا ردِّ عمل ہے۔ اور عیسائی دنیا کے خیالات میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے نتیجہ میں کیا تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ دوئم یہ کہ جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والے اپنی زندگیوں میں کیا تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ نیز ایسے لوگ جو بے شک مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے لیکن اسلام کی طرف منسوب ہونے کے سوا انکو اسلام سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی زندگیوں میں کیا تغیر رونما ہوا۔

اس جگہ اس امر کا اظہار مناسب ہوگا کہ دونوں امور کے متعلق جو کچھ میں آگے بیان کروں گا اس میں کسی تاثر کا دخل نہیں بلکہ عیسائی زعماء یا احمدیت کے ذریعہ اسلام قبول کرنے والوں کی اپنی تحریروں سے ہی بطور نمونہ چند ایک کو لیا گیا ہے۔

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو مقاصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد میں سے دو اہم مقصد احیاءِ دین اور کسرِ صلیب تھے اس لئے بیرونی مشنوں کی مساعی کی یہی دو بڑی جہتیں ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے مشن اگر ایک طرف اسلام کی حقیقی تعلیم کی اشاعت میں مصروف ہیں تو دوسری طرف عیسائیت کے استیصال کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہے انہی مساعی کا یہ نتیجہ ہے کہ عیسائیت کے وہ دعاوی کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا اب ایک افسانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اب عیسائی دنیا بھی مجبور ہے کہ احمدیت کی طرف توجہ کرے کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اگر اُن کو کسی جہت سے خطرہ ہے تو وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے ہی۔ چنانچہ بعض ممالک میں عیسائیوں کی تنظیمیں اپنے پادریوں کو احمدیت کے متعلق تحقیقات کا کام تفویض کر رہی ہیں۔

عیسائیوں کے ایک کمیشن کی رپورٹ

سیکنڈے نیویا کی ایک عیسائی تنظیم کے مقرر کردہ کمیشن کے ایک رکن نے جو رپورٹ تیار کی اس میں انہوں نے لکھا کہ

"یہ جماعت اسلام کی ترقی کے لئے ایک بے پناہ جذبہ رکھتی ہے اور اسلامی ممالک میں سے عیسائی اثرات کو دُور کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ واپس لانے کے لئے اپنی کوششوں میں ممتاز ہے اور اسی طرح اس جماعت کی یہ بھی کوشش ہے کہ مسلمانوں کی قومی برتری ثابت ہو اور حریت نفس قائم ہو۔ ایک لمبے عرصہ سے ربوہ سے تبلیغی کوششوں کو جاری رکھا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ مثلاً مغربی افریقہ۔ امریکہ جنوب مشرقی ایشیا اور متحدہ یورپین ممالک میں اس جماعت کے افراد پائے جاتے ہیں۔"

یہ رپورٹ 'Christian Herald' کی تیار کردہ ہے وہ آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"اقوامِ عالم کے لئے احمدیت کے پیغام کا خلاصہ ان تین باتوں میں پیش کیا جا سکتا ہے (۱) ایک خدا (۲) ایک دنیا (۳) ایک مذہب۔ وہ اسلام کو طاقت کے زور سے پھیلانے کے خیال کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مذہب کو جنگوں کے ذریعہ دوسروں پر ٹھونسنے کا نظریہ عیسائی صلیبی جنگیں لڑنے والوں کی ایجاد ہے۔ قرآن میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کبھی یہ خیال پیش نہیں فرمایا تھا۔ جب کبھی مسلمانوں نے مذہب پھیلانے کے لئے یہ جنگی طریق اختیار کیا ہے انہوں نے یقیناً عیسائیوں کے اثر کے ماتحت ایسا کیا ہے۔ اسلام ساری دنیا کو فتح کرے گا اور یہ فتح اس طریقِ کار کے ذریعہ حاصل ہوگی جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اختیار کیا تھا۔ اور جو طریقِ کار اب آپ کے موعود فرزند نے اختیار کیا ہوا ہے اور اسلام کی فتح اسی لئے ہوگی کہ یہ ایک فطرتی مذہب ہے۔ عیسائیت کے برخلاف اسلام اسرار کا مطالبہ نہیں کرتا کہ اندھا دھند کسی عقیدے کو مان لیا جائے یا پرانے زمانہ کے معجزوں پر ایمان لایا جائے ایسے معجزے جو عقلِ انسانی سے مطابقت نہیں رکھتے اسلام کی تعلیم عقلِ انسانی سے ہم آہنگ ہے۔ اور اس کی سچائی ہر وقت الہام اور وحی کے ذریعہ پایۂ ثبوت کو پہنچ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی۔ ہر قسم کے جھگڑوں کا۔ خواہ وہ سیاسی ہوں۔ قومی ہوں۔ یا سماجی اور ثقافتی ہوں یا مذہبی ہوں۔ خاتمہ کر سکتا ہے اور حقیقی عالمگیر اخوت پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہی ایک ایسی چیز ہے جو دوامی امن کے قیام کی ضامن ہو سکتی ہے!"

احمدیت اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو قائم کرنا چاہتی ہے

احمدیت اور عیسائیت کے تصادم کے سلسلہ میں وہ لکھتے ہیں:۔

"عیسیٰ (علیہ السلام) کے ابن اللہ ہونے کے سلسلہ میں جو اعتراضات احمدیت کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں ان سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت عیسائیت کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہے عیسائیت نے جو عالمگیر مذہب کی حیثیت اختیار کر رکھی ہے احمدیہ جماعت سب سے زیادہ اس کے درپے ہے اور چاہتی ہے کہ اسلام کھوئی ہوئی عظمت واپس لائی جائے یعنی وہ عظمت جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے بعد سے لے کر ایک سو سال تک اسلام کو حاصل تھی جب کہ یہ مذہب بحر الکاہل کے ارد گرد کے ملکوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا تھا۔ اور یورپ میں بھی کافی دُور تک پہنچ گیا تھا۔ دعویٰ تو بہت بڑا ہے لیکن ناقابل [illegible]

سکے گا کہ اس میں کامیابی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ احمدیہ جماعت نے اب تک جو تبلیغی کوششیں کی ہیں ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے دعاوی کے پشت پر عمل کی طاقت موجود ہے۔ یہ ہے باعمل اسلام۔"

اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کی منظم تحریک

اس کمیشن کے ایک اور رکن جن کا نام Henrik Gamst Pedersen ہے نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا۔

"جب ہم بیرونی مشن کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں جو بات آتی ہے وہ ہے انجیل کی مشرکوں۔ یہودیوں اور مسلمانوں میں تبلیغ۔ ہم عیسائی صدیوں سے اس نہج پر سوچتے رہے ہیں۔ ڈنمارک میں پہلی مسجد کی تعمیر یہ حقیقت ہم پر ظاہر کرنے میں مدد دے گی کہ ایک لمبے عرصہ کی خاموشی کے بعد اسلام ایک دفعہ پھر تبلیغی مذہب بن گیا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ مذہب صرف انفرادی طور پر لوگوں سے نجی ملاقاتوں کے ذریعہ ہی نہیں پھیلایا جا رہا۔ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی ایک منظم سکیم تیار کی گئی ہے۔ عیسائیت کی طرح یہ بھی ایک عالمگیر مقصد ہے ایک ایسا مقصد جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں تک پہنچا جائے یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک ایسا مقصد جس کا لب لباب عیسائیت کی مخالفت ہے۔"

سیکنڈے نیویا میں احمدیہ مشن کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:۔

"تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اسلام کی بلاواسطہ تبلیغ کے لئے سیکنڈے نیویا کے ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کیا گیا ہے۔ گزشتہ پچاس سالوں میں عیسائی ممالک میں مساجد بنائی جاتی رہی ہیں۔ امریکہ میں بھی مساجد بنائی گئیں اور یورپ میں بھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے ڈنمارک میں بھی ایک مسجد کی تعمیر کی جا رہی ہے اور مشن کی برانچیں اوسلو اور سٹاک ہالم میں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ عیسائی بچوں کو اسلام کی تعلیم دینے کے لئے سنڈے سکول جاری کئے گئے ہیں۔ ڈینش زبان میں قرآن کا ترجمہ قریب الاختتام ہے چند ایک پارے تو چھپ بھی چکے ہیں (مکمل ہو کر چھپ چکا ہے ایک مخیر دوست نے اس کی اشاعت کے جملہ اخراجات برداشت کئے ہیں دوست اُن کو دعاؤں میں یاد رکھا کریں) اگرچہ یہاں تو اس مشن سے فی الحال کوئی خاص خطرہ محسوس نہیں ہوتا لیکن افریقہ میں عیسائی مشنوں کے ساتھ زبردست مقابلہ ہو رہا ہے۔ جو عیسائی حلقہ بگوشِ اسلام ہوتے ہیں ان کی تعداد اُن مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہے جو عیسائی مذہب اختیار کرتے ہیں۔ اسلامی تبلیغ کا یہ کام حال ہی میں شروع ہوا ہے درحقیقت اس کام کا آغاز احمدیہ جماعت کے ذریعہ ہوا ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ:۔

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گا اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سُننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۲-۱۳)

اب اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی کہ ہر لمحہ خدا کا یہ کلام پورا ہو رہا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ ساری دنیا پر محیط ہوتا چلا جا رہا ہے اور دنیا کی مختلف قومیں اس چشمہ سے پانی پی رہی ہیں۔ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ واپس حاصل کی جا رہی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں میں ہر لمحہ اضافہ ہو رہا ہے۔

ایک عیسائی مصنف کا اعتراف

ہربرٹ گوٹس شالک (Herbert Gotts chalk) اپنی کتاب "Welt hemegende Macht Islam" میں لکھتے ہیں:۔

"دنیا میں اسلام کی عالمگیر اخوت کا پہلی بار اس وقت ظہور ہوا کہ جب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ عرب کے قبائل متحد ہو گئے اور ساتویں صدی میں عمر نے دنیا کو فتح کرنے کی مہم شروع کی اس طاقت کی سخت دباؤ صلیبی جنگوں میں اور پھر ۱۶۸۳ء میں وی آنا کے سامنے ظاہر ہوا۔ آج اسلام عقائد کی اشاعت کے لئے تلوار استعمال نہیں کر رہا۔ مقدس جنگ کا رُخ صرف باقی استعماری طاقتوں کی طرف ہے لیکن امن پسند جماعت احمدیہ کرۂ ارض کے تقریباً تمام ممالک میں تبلیغی مہمات میں مصروف ہے۔"

نیز وہ لکھتے ہیں:۔

"جدید اسلام کی یہ شاخ خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اب یہ مسیحی دنیا میں جڑیں پکڑ رہی ہے۔ یہی جماعت ہے جو مسیحیوں کو حلقۂ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پُرزور تبلیغ کر رہی ہے۔ ہم نے قبل ازیں مسلمانوں کے اندر مسیحیت کی تبلیغ میں مشکلات کا ذکر کیا ہے اب اس جماعت کی تبلیغی مساعی کا ہدف خود مسیحیت بن گئی ہے اس جماعت نے یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ ایشیا۔ اور آسٹریلیا کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مشنوں کے قیام کے ذریعہ مسیحی دنیا میں ایک رخنہ۔ خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو۔ ڈال دیا ہے۔ یہ جماعت موثر پراپیگنڈا کا نظام رکھتی ہے۔ تقاریر کی جاتی ہیں۔ اخبارات شائع کئے جاتے ہیں اور ریڈیو کو اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصویر دے کر یہی مصنف لکھتے ہیں:۔

"جماعتِ احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ صرف یہی جماعت تمام غلط تصورات سے پاک اور حقیقی اسلام ہے۔ اور یہ کہ بانی سلسلہ احمدیہ جملہ اقوامِ عالم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے یہی جماعت اس قابل ہے کہ انسانیت کو بدعقیدگی سے نجات دلائے اور وہ امن جس کی سب کو آرزو ہے دنیا میں قائم کرے۔ اس نظریہ کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغی مراکز قائم کئے جائیں۔ ان احمدیہ مراکز کے قیام کا سہرا زیادہ تر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے سر ہے۔ ہمارے ہاں اس کام میں متعدد یورپینوں نے بھی اُن کا ساتھ دیا ہے۔ یہ وہ یورپین ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور اپنے نئے مذہب سے خلوص کے باعث عربی نام بھی رکھ لئے ہیں۔ پس یہ تبلیغ کسی غیر ملک سے نہیں بلکہ خود انہی کی زبانوں سے ہو رہی ہے جو پہلے عیسائی تھے اور اپنے ذاتی علم کی بناء پر عیسائی مذہب کی خامیوں سے واقف ہیں اور اپنے اس علم کو اپنے نئے مذہب کے فائدہ کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔"

ایک کتاب جو حال ہی میں امریکہ میں The Challenge of Islam کے نام سے اور جرمن زبان میں Die Herausfordlung Des Islam کے نام سے چھپی ہے اور اس کے مصنف کا نام Ralf Italiaander ہے۔ اس کتاب میں یورپ کی مساجد کے نمونے کے طور پر جس مسجد کی تصویر شائع کی گئی ہے وہ ہماری جماعت کی زیورک کی مسجد محمود ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا ہے

یورپ میں ایک مسجد کا نمونہ
سوئٹزرلینڈ کی پہلی مسجد۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

عزیزم محمود احمد خان ولد چوہدری محمد اکرم خان صاحب ساکن لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ النصیر طاہرہ بنت مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی ساکن دارالصدر غربی ربوہ مورخہ ۱۶/۱/۶۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے بعوض مبلغ ۵۱۰۰/- روپیہ حق مہر پڑھا۔ دُلہا اور دُلہن حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب مرحوم کے نواسگان ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو ہر دو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(سردار عبدالحق شاکر واقفِ زندگی ربوہ)

قیامت کبریٰ کا ثبوت

بہائیوں کے نظریہ کی تردید

محترم مولانا ابو العطاء صاحب

اسلام کے بنیادی عقائد میں پانچواں عقیدہ قیامت یا "الیوم الآخر" کا عقیدہ ہے قرآن مجید نے کفار، مشرکین اور ملحدین کے سامنے قیامت حشر و نشر اور اخروی زندگی کے عقیدہ کو دلائل و براہین سے پیش فرمایا۔ نیز ان کے اعتراضات کی مفصل تردید فرمائی ہے۔ نزول قرآن پاک کے وقت جو لوگ حشر اور دوبارہ اٹھنے کا انکار کرتے تھے ان کا رد فرمایا ہے۔

بہائی تحریک کی غرض و غایت قرآنی حقائق و عقائد کو مسخ کرنا ہے ان لوگوں نے اب یہ نظریہ اختیار کر رکھا ہے کہ قیامت کبریٰ یا حشر و نشر کا مطلب صرف یہ تھا کہ مرزا حسین علی صاحب المعروف بہاء اللہ کا ظہور ہوگا۔ ورنہ یہ خیال کہ سب انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے دوسری زندگی میں پیش ہوں گے اور نیکوں کو جنت میں اور بدوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا بقول بہائیوں سراسر غلط ہے ایسا ہرگز نہ ہوگا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن پاک نے قیامت کبریٰ اور سب انسانوں کے حشر کو برحق قرار دینے اور جنت و دوزخ کو درست ٹھہرانے کے باوجود یہ صراحت فرما دی ہے کہ اس زندگی کی کیفیتوں اور اس جہان کی نعمتوں کی حقیقت کو انسان اس دنیا میں پوری طرح ادراک نہیں کر سکتا فرمایا:۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السجدہ ع) کہ کوئی جان اس تجگہ آنکھوں کی اس ٹھنڈک کو جان نہیں سکتی جو ان نیک اعمال کے بدلہ میں ان کے لئے مخفی رکھی گئی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے بارے میں فرمایا:۔ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ (صحیح البخاری) کہ وہ چیزیں ہیں جو آنکھوں نے دیکھی نہیں اور کانوں نے سنی نہیں اور کسی انسان کے دل میں ان کا تصور بھی نہ گذرا۔

یہ بھی واضح رہے کہ قرآن مجید نے بعض آیات پر مجازاً نبیوں کی جماعتوں کی ترقی اور منکرین کے تنزل و بربادی کو بھی قیامت یا ساعت سے تعبیر فرمایا۔ یہ مجازی استعمال خود اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ قیامتِ کبریٰ حق ہے اور حشر کے بعد کامل جزا و سزا کا ہونا لازمی ہے۔ ہر فرد جب مرتا ہے تو یہ اس کی انفرادی قیامت ہے اسی لئے فرمایا مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ (مشکوٰۃ المصابیح) کہ جو مر گیا اس کی قیامت ہو گئی اس طرح انسانوں کی مجموعی موت الساعۃ ہے اور پھر ان کا اپنے اعمال کی مکمل جزا و سزا کے لئے خدائے رب العالمین کے سامنے پیش ہونا قیامت کبریٰ ہے

عقلاً بھی ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ ہر مخلوق کے لئے اس کے آغاز کا انجام ہے نیز انسانوں کو اس دنیا میں بہت سے نیک و بد اعمال کی جزا نہیں مل رہی بلکہ جو اچھی یا بری تحریکیں انسان جاری کرتا ہے ان پر عمل پیرا ہونے والوں کے اعمال میں اصل محرک کا جو حصہ ہوتا ہے وہ اسے مکمل رنگ میں اس دنیا میں مل ہی نہیں سکتا اسلئے قیامت کبریٰ کا ہونا لازمی ہے

بہائی لوگ دہریت کے زیر اثر قیامت کبریٰ کا انکار کر رہے ہیں ورنہ جب تک قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا محفوظ کلام ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ عقیدہ قیامت کبریٰ اور حشر اکبر سے انکار نہیں کر سکتے۔ خود جناب بہاء اللہ نے حشر اکبر کو اسلامی طریق پر حق قرار دیا تھا۔ ہم پہلے قرآن مجید سے چار دلائل پیش کرتے ہیں پھر جناب بہاء اللہ کے دو حوالے بھی بہائیوں پر اتمام حجت کے لئے درج کرینگے

دلیل اوّل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔ (الجاثیہ ع)

ترجمہ۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے مگر یہ ہماری دنیا کی زندگی۔ یہیں ہم مرتے ہیں اور زندگی گزارتے ہیں۔ ہمیں صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے۔ ان لوگوں کو اس بارے میں علم نہیں ہے۔ محض ظن سے کام لیتے ہیں۔ جب ان پر اس بارے میں ہماری صحیح آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا یہی غیر معقول مطالبہ ہوتا ہے کہ اگر تم (اخروی زندگی کے دعویٰ میں سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو ہمارے سامنے لے آؤ۔ تو کہہ دے کہ اللہ ہی تم کو زندگی بخشتا ہے اور وہی پھر موت دیتا ہے اور وہی تم کو یقینی قیامت کے دن میں اکٹھا کرے گا۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس بات کا صحیح علم نہیں رکھتے"

استدلال۔ ان آیات میں منکرین بعث بعد الموت کو مخاطب کیا گیا ہے ان کے اس خیال کو جو بالکل بہائیوں کا سا خیال ہے کہ مَوْتٌ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ یعنی یہیں جینا و مرنا ہے حشر اور قیامت کوئی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے رد فرمایا ہے پھر انہیں قادر مطلق خدا کے قانون کی طرف ثم يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ کے الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ قیامت برحق ہے وہاں سب لوگ جمع ہونگے

دلیل دوم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ۔ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (الواقعہ ع ۲)

ترجمہ: وہ لوگ کہتے رہتے ہیں کہ کیا جب مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائینگے تو ہمیں اٹھایا جائے گا؟ پھر کیا ہمارے پہلے باپ دادوں کو بھی اٹھایا جائیگا؟ تو کہہ دے کہ ہاں سب پہلے اور پچھلے ایک مقررہ معلوم دن میں اکٹھے کئے جائینگے"

استدلال۔ بات نہایت واضح ہے منکرین حشر و نشر موت کے بعد اٹھنے کو اسلئے محال کہتے تھے کہ ہڈیاں ہو جانے اور مٹی میں مل جانے کے بعد اٹھنا ناممکن ہے پھر باپ دادے جو صدیوں سے مٹی ہو چکے ہیں ان کا اٹھنا تو ان کے نزدیک سراسر محال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یہ جواب نہیں دیا کہ نادانو ہم نے کب کہا ہے کہ تم اور تمہارے باپ دادے اٹھائے جائینگے بلکہ جواب میں یہ فرمایا کہ اے نبی! تو ان کو کہہ دے کہ ہاں خدا تعالیٰ کی قدرت سے تم بھی اور تمہارے باپ دادے بھی ایک دن اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے یہی یوم معلوم قیامت کبریٰ کا دن ہے۔

دلیل سوم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ۔ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ۔ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ۔ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (سورۃ القیامۃ ع)

ترجمہ۔ کیا منکر انسان گمان کرتا ہے کہ ہم اسکی پراگندہ ہڈیوں کو اکٹھا نہ کر سکیں گے۔ ہاں ضرور ہم قادر ہیں کہ اسکے پور پور کو درست کر سکیں بات یوں ہے کہ یہ انسان خدا کے سامنے مبتلائے فسق و فجور رہنا چاہتا ہے۔ اسلئے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟"

استدلال۔ منکرین بعثت نے جو استبعاد پیش کیا تھا کہ انسان کی پراگندہ ہڈیوں کو جمع نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا ہے اور اپنی قدرت کو وسیع تر قرار دیا۔ نیز ان آیات میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ لوگ آخرت کی باز پرس کی خلش سے بچنے کے لئے اور اپنی بے حیائیوں میں بیباکی اختیار کرنے کے لئے قیامت اور حشر و نشر کا انکار کرتے ہیں

دلیل چہارم

اللہ تعالیٰ فرعونیوں کے بارے میں فرماتا ہے النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ۔ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ (المومن ع ۱)

ترجمہ: فرعونی آگ پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت قائم ہوگی تو کہا جائیگا کہ فرعونیوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ پھر یاد کرو جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے کمزور متکبروں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے ماتحت ہوتے تھے کیا تم آج آگ کا کچھ حصہ ہم سے دور کرتے ہو؟ متکبر کہیں گے کہ ہم سبھی آگ میں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا ہے۔

استدلال۔ ان آیات میں فرعونیوں کے لئے ایک تو برزخی عذاب کا ذکر ہے جو نسبتاً ہلکا ہے اور ایک اشد العذاب کا ذکر ہے جو قیامت کے دن ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ سب بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور دوزخی آپس میں جھگڑا کریں گے۔ ان آیات سے قیامت کبریٰ کا نہایت واضح ثبوت ملتا ہے

بہاء اللہ کے دو حوالے

اب ہم بہائیوں پر اتمام حجت کے لئے خود جناب بہاء اللہ کی عبارتوں کے دو اقتباس پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے

(۱) أيريدون الاقامة
درجلهم فى الركاب
وهل يرون

لذاتهم من ایاب بلا
ورب الارباب الانی
المآب، یومئذ یقوم
الناس من الاجداث
ویسئلون عن التراث
طوبی لمن لا تسومه الاثقال
فی ذالك الیوم الذی
فیه تمر الجبال ویحضر
الکل للسؤال فی محضر
الله المتعال انه شدید
النکال"

(مقالہ سیاح عربی صفحہ ۱۰۳ از کلمات طیبات بہاء اللہ)

ترجمہ: کیا یہ لوگ اسی دنیا میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ ان کا پاؤں رکاب میں ہے کیا یہ اپنے جانے کے بعد لوٹنے کا خیال کرتے ہیں ہرگز نہیں بخدا لوٹنا صرف آخرت میں ہوگا۔ جب سب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور ان سے گذشتہ اعمال اور ورثہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس دن وہ شخص مستحق مبارکباد ہے جب کے گناہوں کے بوجھ اس کے لئے موجب عذاب نہ ہوں گے۔ جس دن پہاڑ چلیں گے اور سب لوگ جواب دہی کے لئے بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے وہ سخت عذاب دینے والا ہے"۔

۲۔ جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"وکان الانسان مسئولاً
عن وجد انه الذی هو
خاصة روحه وجنانه
فی هذا العالم فاما
عقاب یبقی للبشر
یوم المحشر الاکبر فی
دیوان العدل الالهی"

(مقالہ سیاح عربی صفحہ ۱۱۶ از کلمات طیبات بہاء اللہ)

ترجمہ: اگر انسان اپنے وجدان کے بارے میں جو اسکی روح اور دل کا خاص ہے صرف اسی دنیا میں جوابدہ ہے تو انسان کے لئے محشر اکبر کے دن اللہ تعالےٰ کے دیوان عدل میں کونسا عذاب باقی رہ جاتا ہے؟"

معزز قارئین! آیات قرآنیہ کے علاوہ خود بانی بہائیت کے بیانات سے قیامت کبریٰ اور محشر اکبر کا ثبوت واضح ہے۔ بہائیوں کا انکار قیامت کا نظریہ بعد کی ایجاد ہے۔ جو سراسر بے بنیاد ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

زکوٰۃ کی ادائیگی
امول کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس
کرتی ہے

چوہدری مبارک احمد صاحب ایم اے مرحوم

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم اے ابن محترم امادین صاحب چوہدری آف چک ۹۳ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ مورخہ ۲۸/۱۱/۶۷ بروز منگل نشتر ہسپتال ملتان میں دو ماہ بیمار رہ کر ۳۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کیا اور بی اے تک کی تعلیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے پائی اور اسکے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخل ہو گئے اپنی ان تھک محنت اور ذہانت کے نتیجہ میں ۱۹۶۴ء میں یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا اور اس کے فوراً بعد وہ گورنمنٹ کالج منٹگمری میں لیکچرار مقرر ہو گئے اس کے بعد وہ خفتہ اور گوادر میں پڑھاتے رہے۔ بیماری سے قبل وہ گورنمنٹ کالج گوادر میں تعین تھے۔ آب وہوا کی ناموافقت کے باعث ان کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ انہوں نے رخصت لی اور ملتان آ گئے۔ ملتان آکر ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی وہ بجائے گھر جانے کے نشتر ہسپتال ملتان میں علاج کی غرض سے داخل ہو گئے اور اسکے ساتھ ہی اپنی بیماری کی اطلاع اپنے والد محترم کو دے دی۔ اُن کے والد مرحوم کی بیماری کا سن کر فوراً اپنے چک سے ملتان آ گئے۔ اور باقاعدگی سے ان کا علاج شروع کروا دیا کچھ عرصے کے بعد اُن کی صحت بحال ہو گئی وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنے گھر چلے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ ان پر بیماری کا شدید حملہ ہوا مرحوم کے والدین نے دوسری بار پھر ان کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروا دیا۔ لیکن اس بار اُن کی صحت سنبھل نہ سکی اور اپنی جان اپنے مولائے حقیقی کے سپرد کر دی اور اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ سادہ زندگی ان کا شعار تھا۔ بہت کم گو نہایت مخلص اور دیندار تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت بڑی خوش الحانی اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ دین اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنے بوڑھے والدین کے علاوہ ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ مرحوم کا عین عالم شباب میں اپنے والدین اور بیوی کو داغ مفارقت دے جانا ایک سخت صدمہ ہے۔ جس کی وجہ سے اُن کے تمام گھر والے خاص طور پر ان کی والدہ بہت غمزدہ ہیں۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے اور اُن کے تمام پسماندگان خاص کر ان کی والدہ کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے سب خاندان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

(خاکسار مبارک احمد ظفر۔ احمد نگر)

ملتان میں مجلس ارشاد کا اجلاس

مجلس ارشاد ملتان کے زیر انتظام مورخہ ۱۲/۱ بعد نماز جمعہ مسجد حسین آگاہی ملتان میں خاکسار کی زیر صدارت علمی تقاریر ہوئیں۔ خاکسار کے علاوہ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب سابق ڈویژنل قائد و مکرم میاں محمد سعید صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ملتان نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی زندگی کے متعلق مرکز کی طرف سے مقرر کردہ عنوانات کے تحت تقاریر کیں۔ اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔ تلاوت اور نظم علی الترتیب مکرم حافظ عبد المالک صاحب اور مکرم رانا محمد یوسف نے کی۔

تقاریر کا معیار خدا تعالےٰ کے فضل عمدہ تھا۔ جملہ حاضرین نے بہت دلچسپی اور انہماک سے تقاریر سنیں۔ الحمد للہ۔

(عبد الکریم سیکرٹری)

درخواست دعا

میری بچی عزیزی بشریٰ قریباً دو سال کی ہو گئی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک سن نہیں سکتی اسلئے اس نے بولنا بھی شروع نہیں کیا۔ کانوں کے ماہر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بظاہر اسکے کان کی بناوٹ یا کان کے پردوں میں کوئی نقص نظر نہیں آتا اس لئے دوا سے زیادہ دعا کی ضرورت ہے۔ تمام احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ۔ میری بچی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔ کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے اسے سننے اور بولنے کی قوت عطا فرمائے آمین اللہم آمین۔

داؤد احمد سٹیشن جہلم

ضروری اعلان

خاکسار کی مرتب کردہ "خالد احمدیت" جلد اول (حالات زندگی مولانا شمس صاحب) جلسہ سالانہ پر احباب نے ملاحظہ فرمائی ہے خاکسار نے اپنے مضمون (مطبوعہ الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۷ء) میں احباب سے حضرت مولوی صاحب کے حالات و واقعات لکھنے کی تحریک کی تھی۔ لیکن بہت کم احباب نے توجہ کی۔

اب خاکسار دوبارہ جماعت کے تمام احباب سے عموماً اور حضرت مولانا شمس صاحب سے خاص محبت رکھنے والے دوستوں اور ان کے عزیزوں سے خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب کی زندگی کے حالات و واقعات اور اپنے تاثرات (۱۹۲۲ء تا ۱۹۴۷ء) لکھکر خاکسار کو ارسال کریں تاکہ دوسری جلد میں شامل کئے جا سکیں۔

اس سلسلہ میں جلد اول کے مطالعہ کے بعد اپنی تجاویز سے بھی مطلع فرمائیں تاکہ جلد دوم کی تدوین میں انہیں مدنظر رکھا جا سکے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

عبد الباری قیوم شاہد مؤلف کتاب
خالد احمدیت ۔ الفضل ربوہ

یہ کتب کس کی ہیں

جلسہ سالانہ کے بعد سیالکوٹ کو روانہ ہونے والی اسپیشل ٹرین کے ڈبے سے چوہدری محمد صدیق صاحب پنڈی بھاگو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی متعدد کتب دستیاب ہوئی ہیں۔ مالک کتب نشانات بتا کر ایڈریس مذکورہ پر پہنچ کر اپنی کتب جلد از جلد حاصل کر لیوں۔

حبیب اللہ خان رانا
قائد مجلس احمدیہ پنڈی بھاگو خاص
تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

گمشدہ چادر

جلسہ سالانہ پر میری گرم سرخ رنگ کی چادر جس پر کالے رنگ کے دھاگہ سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔ زنانہ جلسہ گاہ میں کہیں گر گئی ہے۔ جس بہن کے پاس ہو وہ مجھے مندرجہ ذیل پتہ پہنچا دیں۔

مسز عبد الباری خان مرحوم
۲۱۔ دویالہ روڈ شنکر سٹریٹ
رام نگر۔ چوبرجی لاہور

نوٹ: خرچ انشاء اللہ ادا کر دوں گی۔

مسز عبد الباری

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کسی نئے علاقائی معاہدے میں شامل نہیں ہوگا

راولپنڈی ۲۳ جنوری۔ ایک سرکاری ترجمان نے واضح الفاظ میں اس بات کی تردید کی ہے کہ پاکستان کسی ایسے علاقائی معاہدے میں شامل ہو رہا ہے جس کا مقصد برطانوی فوجوں کے انخلاء کے بعد خلیج فارس کے علاقہ کا تحفظ کرنا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ پاکستان کو کسی ایسے معاہدے کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اس نے کسی ایسی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ادھر دارالحکومت کے سفارتی حلقوں نے پاکستان کی اس وضاحت کو بروقت اقدام قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس سے عرب ملکوں میں پاکستان کی پوزیشن صاف ہو گئی ہے۔

مسلم لیگی کارکنوں سے صدر ایوب کی تلقین

حیدرآباد ۲۳ جنوری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ نااہل اور خود غرض عناصر اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل کے لئے علاقائی اور لسانی تعصبات کو ہوا دے رہے ہیں انہوں نے ان عناصر کی شدید مذمت کی اور کہا یہ لوگ درحقیقت پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ وہ حیدرآباد سے لاڑکانہ روانہ ہونے سے پیشتر مقامی مسلم لیگی اکابر سے بات چیت کر رہے تھے۔

حیدرآباد سرکٹ ہاؤس میں مسلم لیگی کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کی ترقی اور خوش حالی کا انحصار قومی اتحاد اور یک جہتی پر ہے۔ انہوں نے مسلم لیگی کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد کے لئے جدوجہد شروع کر دیں انہوں نے ان لوگوں کی شدید مذمت کی جو لسانی اور علاقائی تعصبات پیدا کر رہے ہیں۔ اور عوام کے مختلف طبقوں کے درمیان منافرت کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ایسے ہتھکنڈے صرف وہی لوگ استعمال کر رہے ہیں جو نااہل خود غرض اور مایوسی کا شکار ہیں

چاند کے ہر مقام کا فاصلہ معلوم ہو سکے گا

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ امریکہ نے اپنا جو خلائی جہاز سرویئر سات چاند کی سطح پر آہستگی سے اتارا تھا اس نے ان شعاعوں کا پتہ چلا لیا ہے جو زمین سے چاند کی سطح پر پھینکی گئی تھیں امریکی سائنس دانوں نے کہا کہ اب چاند کے ہر مقام کا زمین سے بالکل ٹھیک ٹھیک فاصلہ معلوم کیا جا سکے گا۔

یوگوسلاویہ کمبوڈیا کی سرحدوں کو تسلیم کرتا ہے

نوم پنہ ۲۳ جنوری۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے کہا ہے کہ وہ کمبوڈیا کی موجودہ سرحدوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ یہاں کھیلوں کے سٹیڈیم میں ایک لاکھ افراد کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے اقوام متحدہ کو خراج تحسین ادا کیا اور کہا کہ پیشتر اس کے کہ پانی سر سے نکل جائے۔ ویٹ نام کا مسئلہ حل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ویٹ نام کے معاملہ کو ۱۹۵۴ء کے معاہدۂ جنیوا کی روشنی میں طے کرنا چاہیئے۔ مارشل ٹیٹو نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ویٹ نام میں بمباری غیر مشروط طور پر بند کر دی جائے اور ویٹ نام کے قومی محاذ آزادی کو امن کی بات چیت میں بطور ایک فریق شامل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی تعاون اور امن کے لئے قابل عمل ہتھیار ہے۔

نہر سویز میں رکے ہوئے جہازوں کی واگزاری

قاہرہ ۲۳ جنوری۔ نہر سویز میں رکے ہوئے پندرہ جہازوں کو واگزار کرنے کا کام آئندہ ہفتہ سے شروع ہو جائے گا۔ اس بات کا اعلان متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کیا ہے کہ جہازوں کو واگزار کرنے کا پہلا مرحلہ دو ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ جہاز گزشتہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران نہر سویز روک لئے گئے۔

عازمین حج کے لئے پروازوں کا پروگرام

لائل پور ۲۳ جنوری۔ اس سال فریضہ حج ادا کرنے والے عازمین کے لئے پی آئی اے کی پروازوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پروگرام کے مطابق دس پروازیں ہوں گی جن میں ایک ہزار عازمین کے لئے نشستیں رکھی گئی ہیں۔ پہلی پرواز ۲ فروری کو ہوگی۔ باقی پروازیں ۶ فروری۔ ۱۱ فروری۔ ۱۳ فروری۔ ۱۸ فروری۔ ۲۰ فروری۔ ۲۵ فروری۔ ۲۷ فروری۔ ۳۰ مارچ اور ۵ مارچ کو ہوں گی

شیخ عبداللہ کشمیریوں کو بھارت سے علیحدگی کی ترغیب دے رہے ہیں

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ کشمیر کے نام نہاد وزیر اعظم جی ایم صادق نے الزام لگایا ہے کہ شیخ عبداللہ کشمیری عوام کو بھارت سے علیحدگی کی ترغیب دے رہے ہیں انہوں نے جموں میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دھمکی دی ہے کہ اگر شیخ صاحب نے اپنی آزادی سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے کشمیر کی موجودہ حیثیت کو چیلنج کیا تو انہیں علیحدگی کے قانون کے تحت گرفتار کر لیا جائے گا۔

مسٹر صادق نے بتایا کہ بھارتی حکومت نے گزشتہ دنوں غیر قانونی سرگرمیوں کی انسداد کے لئے ایک قانون منظور کیا ہے اس کے تحت مرکزی اور ریاست کی حکومت کو ملک دشمن عناصر کے خلاف کارروائیاں کرنے کے مناسب اختیارات حاصل ہو چکے ہیں اور اگر شیخ عبداللہ اور ان کے حامیوں نے ریاست کے بھارت سے "الحاق" کو چیلنج کیا تو حکومت کو حرکت میں آنا پڑے گا۔

مسٹر صادق نے کہا کہ الحاق کے مسئلہ پر شیخ عبداللہ سے بات چیت نہیں ہو سکتی۔ البتہ ان سے الحاق کے نتیجہ میں کشمیری عوام کے لئے زیادہ حقوق حاصل کرنے کے مسئلہ پر غور ہو سکتا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ شیخ عبداللہ کو پہلے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ تسلیم کرنا پڑے گا اس کے بعد اس مسئلہ پر غور کیا جا سکتا ہے کہ بھارت میں رہتے ہوئے کشمیریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ کیا حقوق حاصل کئے جا سکتے ہیں

جانسن حکومت پر نکتہ چینی

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ امریکہ کے صدارتی امیدوار گورنر جارج مک گورن نے صدر جانسن کی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ویٹ نام میں صلح کی بات چیت شروع کرنے کے کئی نادر مواقع ضائع کر دیئے ہیں۔ ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں انہوں نے اس بات کی حمایت کی کہ شمالی ویٹ نام اگر جنگی کارروائیوں میں کمی پر آمادہ نہ ہو تو بمباری بند کی جائے۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور ادائیگی میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"۔

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کرنیوالی فرم
ایس ایس آئی
مثلاً ۱۵ ایمپیر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیر شو تھری پن
پلگ دو پن سالہ دو پورسلین ہیڈل شو دو پن
شفیع سنز انڈسٹریز سیالی انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

درخواست دعا

مکرم عبدالسمیع صاحب آف کویت کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے اپنڈے سائٹس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ مورخہ ۲۶ جنوری کو لاہور اپریشن کے لئے جا رہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اپریشن کو کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ملک محمد اعظم ٹیچر دارالعلوم غربی ربوہ)

۲۔ میرے بھائی کرامت اللہ صاحب جہلم میں اور میری چھوٹی بہنیں حفیظہ گجرات میں بیمار ہیں بندگان سلسلہ ہر دو کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (محمد ذکاء اللہ خان بی اے۔ از کراچی)

بہترین مال
شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ
بارعایت دام

اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے

وہ کہتا ہے تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قارون کی مثال دیتے ہوئے جو اپنی دولت خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا تھا تکبر کے انجام پر نہایت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے حضور سورۃ القصص کی آیت ۷۹ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قارون کو جب اس کی قوم نے یہ نصیحت کی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی لوگوں پر احسان کر۔ تو اس احمق نے تکبر میں آکر کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ مال مجھے یونہی مل گیا یہ مال مجھے ذاتی علم اور ذہانت اور محنت کی وجہ سے ملا ہے اس نادان نے یہ نہ سوچا کہ جس دماغ سے وہ کام لے رہا ہے وہ اس کا پیدا کردہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے جن ذرائع اور اسباب سے اس نے دولت حاصل کی ہے وہ ذرائع اور اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کئے ہیں۔ اس نے خود پیدا نہیں کئے۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گیا۔ اور اس نے اپنی تمام ترقی کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ گندھک خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ وہ بھول جاتا ہے سنکھیا خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے پارہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور کہہ دیتا ہے کہ میں نے آتشک کا ٹیکہ ایجاد کیا ہے حالانکہ یہ ٹیکے بعض چیزوں کے مرکب ہیں اور وہ چیزیں خدا تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ وہ بالکل بھول جاتا ہے کہ جن چیزوں سے اس نے یہ دوا بنائی ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ ہیں گویا خدا تعالیٰ تو اس پر احسان کرتا ہے مگر وہ اس احسان کی قدر کرنے کی بجائے یہ کہنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ میں بڑا لائق تھا۔ میں بڑا قابل تھا میں نے یہ جدوجہد کی اور یہ ترقی حاصل کر لی۔ حالانکہ نہ صرف ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے سامان اور ذرائع خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے بلکہ ہر کام کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے آخر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک شخص سارا سال لوہار کا کام سیکھتا ہے لیکن وہ سیکھ نہیں سکتا۔ پھر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک کاریگر ہوتا ہے لیکن اسے کوئی کام نہیں ملتا۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ روپیہ مل جائے تو کوئی ڈاکو اس کا سارا روپیہ چھین لے پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کما کر اپنے گھر لے آئے لیکن گھر میں آتے ہی اس کے پیٹ میں درد اٹھا اور وہ جانبر ہی نہ ہو سکے پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی جلدی بیماری پیدا ہو جائے کہ وہ کپڑا نہ پہن سکے۔ پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

اگر کوئی انسان اپنی محنت سے روزی کمائے تب بھی اسے جو کچھ ملتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جتنا بڑا بنا دے اتنا ہی وہ جھکتا چلا جائے اسی طرح کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑی رکھی ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں اس کے اندر زیادہ فروتنی اور زیادہ انکسار پایا جانا چاہیئے نہ یہ کہ انسان متکبر ہو جائے اور دوسروں کو ذلیل [illegible] لگے۔ بہر حال جو شخص دولت و ثروت اور عزت کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھے گا۔ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا۔ اور جو اس کو اپنا ذاتی کمال قرار دے گا وہ تکبر میں مبتلا ہوگا۔ اور آخر خدا تعالیٰ سے دور چلا جائے گا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ترقیات کے لئے کوشش نہ کرو۔ تم اپنی ترقیات کے لئے جتنی بھی کوشش کرو جائز ہے مگر اس کے بعد تمہیں جس قدر بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ۔ ورنہ اگر تم متکبر ہو گئے تو خدا تعالیٰ تم سے خوش نہیں ہوگا۔ بلکہ ناراض ہوگا۔ اور وہ ترقی تمہارے لئے رحمت کا موجب نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب ہوگی اور تم آئندہ کے لئے انوارِ سماوی سے محروم ہو جاؤ گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳)

درخواستِ دعا

مکرم ملک بشیر علی صاحب آف منڈی بہاؤالدین حال ربوہ۔ اچانک دل کے حملہ کے باعث بہت بیمار ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

بھارتی حکومت سے شیخ عبداللہ کی بات چیت بے نتیجہ رہی

شیخ عبداللہ کو پاکستان جانے سے نہیں روکا گیا۔ بھارتی ذرائع کا بیان

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارتی حکومت نے ابھی تک تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے شیخ محمد عبداللہ سے تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر نہیں کی تاہم انہوں نے شیخ صاحب کے پاکستان جانے پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے شیخ صاحب بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے دو بار ملاقات کر چکے ہیں۔ لیکن یہ ملاقاتیں نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئیں۔

نئی دہلی کے اعلیٰ سرکاری ذرائع کے مطابق بھارت کا اب بھی یہی موقف ہے کہ تنازعہ کشمیر بھارت کے ساتھ ریاست کے الحاق کی روشنی میں طے کیا جانا چاہیئے۔ جب کہ شیخ عبداللہ یہ کہتے ہیں کہ اس تنازعہ کو پاک بھارت تعلقات بحال کرنے کے پس منظر میں حل کیا جائے۔ وہ پاکستان کو اس تنازعہ کا فریق سمجھتے ہیں۔ جب کہ بھارتی حکومت کا موقف یہ ہے کہ پاکستان کا کشمیر سے کوئی تعلق نہیں۔ شیر کشمیر نے ہفتہ کے روز بھارتی وزیر اعظم سے دوسری مرتبہ ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے کہا تھا کہ ہم آج بھی وہیں ہیں جہاں پہلے تھے مجھے توقع تھی کہ مسز گاندھی تنازعہ کشمیر طے کرنے پر بات چیت کریں گی لیکن انہوں نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔"

بھارت اقتصادی لحاظ سے تباہ ہو چکا ہے

کھٹمنڈو ۲۴ جنوری۔ عالمی بنک نے ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ بھارت کی اقتصادی حالت تشویشناک حد تک تباہ ہو چکی ہے۔ قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور بجٹ کی صورت حال ناگفتہ بہ ہے۔ بنک نے یہ رپورٹ بھارت کو امداد دینے والے کنسورشیم کے لئے تیار کی ہے۔ اگرچہ بنک کی پوری رپورٹ کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قحط کے باعث ملکی برآمدات میں اضافہ نہیں ہو سکا۔ اس بات کی بھی کوئی توقع نہیں کہ مستقبل قریب میں برآمدات میں اضافہ ہوگا۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھارت کو آئندہ امداد کی سخت ضرورت ہوگی۔

مقبوضہ عرب علاقے خالی کئے بغیر نہر سویز نہیں کھولی جائے گی

ہم تصفیہ کے بارہ میں اسرائیل کے وعدہ پر اعتبار نہیں کر سکتے (صدر ناصر)

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ صدر ناصر نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ کو بتایا ہے کہ نہر سویز کو اس وقت تک نہیں کھولا جا سکتا جب تک ایک بھی اسرائیلی فوجی مقبوضہ علاقہ میں موجود ہے انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی یقین دہانیوں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور ہم اس کے وعدہ پر ذرا بھی اعتبار کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ جہاز رانی شروع ہونے کے بعد جھگڑے کے تصفیہ کے لئے جلد از جلد اقدامات کئے جائیں گے اور افہام و تفہیم سے کوئی نہ کوئی تصفیہ کر لیا جائے گا۔

بیروت کے اخبار النہار کی اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتھانٹ کے ایلچی مسٹر گنر جارنگ نے اسرائیلی عرب ممالک میں مستقل تصفیہ کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر تین نکاتی پروگرام تجویز کیا تھا اس میں پہلے مرحلہ میں جنگی قیدیوں کا تبادلہ، دوسرے میں سویز میں دوبارہ جہاز رانی کا بندوبست کرنا تھا۔ اس پروگرام کے پہلے دو مرحلوں پر عمل ہو گیا ہے لیکن تیسرے پر مصر نے عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا ہے مسٹر گنر جارنگ نے اس سلسلہ میں صدر ناصر، وزیر خارجہ مسٹر محمود ریاض اور دوسرے مصری لیڈروں سے طویل مذاکرات کئے اور انہیں بتایا کہ اسرائیل اس بات پر آمادہ ہے کہ سویز پر مصری پرچم دوبارہ لہراتا رہے گا جہازوں کی آمد و رفت کی نگرانی بھی مصری کریں اس کی آمدن بھی مصری خزانہ میں جائے گی۔ اور اسرائیل دوسرے کنارے پر ہونے کے باوجود کسی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے۔ لیکن قاہرہ میں ان یقین دہانیوں کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ اور یہ رائے ظاہر کی گئی کہ اسرائیل کے کسی وعدہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴